انت ولیی فی الدنیا والاخرة

بفضل قادر ذوالجلال مدد ایزد متعال نوحهٔ جمیل

[illegible]

در شہر کانپور مشہور بازار متصل ... الٰہی بخش جدید فروش

بمطبع حاجی حرمین شریفین شیخ علی محمد طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چشم ہی اشک فشان اب نظر آیا کیا ہی	لبِ تپ ہر دم ہی فغان لبین سمایا کیا ہی
ہر بُن مو ہی سنان اس سی کنایا کیا ہی	با بدن ہو گئی جان بار خدایا کیا ہی

جنبش آہ ازین دل اثر است اکنون
نکہت گل بد ما غم سر خار است اکنون

مضطرب دل ہی مزاج برنگِ سیماب	سخت حیرت ہی کہ وا چشم ہی مانند حباب
گو کہ بیدار ہون ہی پیش نظر عالمِ خواب	صبر و تسکین نے دیا صاف مری دلکو جواب

بر فلک میرود از صدمۂ غم زاری دل
وای بر خواری دل وای بغمخواری دل

تنگ ہی مثل قفس وسعتِ صحرا مجکو	قطرۂ اشک نظر آی ہی دریا مجکو
مثل بیگانہ کی دکھلاتی ہی اپنا مجکو	نہین معلوم کہ ہی آج ہوا کیا مجکو

گرد سامان بدلم بی سر و سامانیہا
جمع شد در دلم اسباب پریشانیہا

چین مطلق نہین آرام نہین ہی دم بھر	ترقیب ہی گوشۂ دامن کی مری جز خون جگر

دیتا ہوں شام ہی آنکھوں میں گریبان سحر
ہے نسیم سحری اپنی نظر میں صرصر

نو بہار ست خزان دیدۂ ناشاد مرا
ہست گلشن بنظر خانۂ صیاد مرا

آہ کی شمع کی مانند جلایا مجھکو
وحشت دل کی نے دیوانہ بنایا مجھکو
کثرت اشک کی طوفان میں ڈبویا مجھکو
گردش چرخ نے کیا روز دکھایا مجھکو

ہوس بلبل و سودای گل از یادم رفت
صبر از سینہ قرار از دل ناشادم رفت

ہوگیا آج مری آنکھ میں تاریک جہان
دل پہ وہ درد ہے جسکا نہیں پیدا درمان
روبرو پھرتا ہے دن رات جنون کا سامان
سوز سینہ میں قلق جی میں ہے لب پہ فغان

خاک از آتش غم نالہ سوزانم ساخت
غرق در بحر خون دیدۂ گریانم ساخت

خود بخود جی میں بھرا آتا ہے سامان ہراس
شکل امید نظر آتی ہے بصورت یاس
نہ تو کچھ ہوش ہے بجا نہ قائم ہیں حواس
پاس ناموس ہے اب اور نہ کچھ ننگ کا پاس

اشک گل کرد کنون گوشۂ دامانم را
رونقی داد جنون چاک گریبانم را

شربت سیب ہے اب باعث بیتابی دل
دل افسردہ میں ہے جنبش مرغ بسمل
صندل و عطر سے ہے خشک دماغی حاصل
مشکلیں ہوگئی سب بات ہے کیسی مشکل

تشنہ خون جگر آمدہ سیرابیہا
گشت تسکین بدلم باعث بیتابیہا

کون سی دام میں اب لائی ہے تقدیر مجھے
مخلصی کی نظر آتی نہیں تدبیر مجھے
جنبش مطلق نہیں جیون صورت تصویر مجھے
چین دیتا نہیں اب نالۂ شبگیر مجھے

تیرہ شد روز ز دود دل دیوانۂ من
خواب از چشم جہان می برد افسانۂ من

زردی رنگ ہی اب اپنی گلستان کی بہار
غنچۂ گل ہی خیابان میں مری صورت خار

ہی دم سرد صبا نالۂ دل بلبل زار
راحت اب رنج ہوگئی ہی یہ ہی کیا آزار

غنچۂ گل شبنم از باد صبا می رنجد
طرفہ روزی ست کہ روحم بہوا می رنجد

وحشت اک دل میں سمائی ہی کیا باعث ہے
جان لبوں پر مری آئی ہی یہ کیا باعث ہے

تیرگی رنگ پہ چھائی ہی یہ کیا باعث ہی
اشک کی دہوم اوٹھائی ہی کیا باعث ہے

از رہ دیدہ ز سر تا بقدم سیرابست
آتشم آب گلم آب ہوایم آبست

داغ ہی چرخ پہ خورشید مری نالہ کا
ہی نشان برق مری آگ کی پرکالہ کا

ابر ہی دود مری آہ کی دنبالہ کا
عکس ہی ہالہ مری شعلۂ جوالہ کا

رتبۂ شعلۂ طورست دل سوزان را
ہست دعوی انا النار زبن مژگان را

ہوتی روتی ہی ہوئی ہیں دیدۂ تر میں سوراخ
آہ کی نالیں ہیں اب شمس و قمر میں سوراخ

ہوئی جوں خانۂ زنبور جگر میں سوراخ
سوزش دل کی کی ہیں مری سینہ میں سوراخ

من آنم کہ چہ آتش دل مضطر زدہ است
شعلہ از ہر بن موئی بہ تنم سر زدہ است

صدمۂ دل سی مری گوشۂ زمین لرزان ہی
بحر مواج میں تا موج نہیں لرزاں ہی

تہر تہراتا ہی فلک اور زمین لرزان ہی
دیکھتا ہوں میں بغرض جسکی تئیں لرزان ہی

تیرہ در سطح زمین از تب آہم امروز

شاید آن روز قیامت شدہ قائم امروز

ابر شرمندہ ہی اب گوشۂ دامان سی مری
برق نالان ہی اب اس نالۂ سوزان سی مری
چاک سینہ ہی جنون چاک گریبان سی مری
حیرت افگن ہی یدِ حیرانی مری

صید بیابان بکف از خلش صیدن دل ام
صد پری خانہ بیک رنگ پریدن دل ام

کیا ہی جو عالم لاہوت مین اک غوغا ہی
زلزلہ مین ہی زمین جنبش گاؤن سر ہی
بند ہی گردش افلاک یہ کیا نقشا ہی
ہی پشیمان ملک الموت خجل عیسی سی

عرق خونست بشفق چشم فلک حیران است
چیست امروز کہ خورشید بخود لرزانست

کونسا باغ جہان آج ہوا ہی ویران
یا گل کونسا ہی آج ہوا سرو روان
کونسی گلشن خندان پہ چلی باد خزان
کونسی درد کا کس رنج کا ہی یہ سامان

گر ز دلم نالۂ بیداد بیرون می آید
ضبط می سازم و فریاد برون می آید

ہو گیا کونسا خورشید سیہ آج کی دن
کون سی گل پہ چلی تند ہوا آج کی دن
کونسا ماہ تہ ابر چھپا آج کی دن
کیا یہ نقشہ ہی عجب طور ہی کیا آج کی دن

دیدہ و دل ز غم اینہمہ بخیال کہ گریست
ہر زمان حال من از درد بحال دگر است

نہیں معلوم خدا جانی ہی کس شخص کا غم
جس سی پیدا ہی غم اور درد سی پیدا ہی الم
جسکی ماتم مین سیہ پوش ہوا ہی عالم
بیقراری کو قرار آج نہیں ہی اک دم

صبر در سینۂ خود صبر ندارد یارب
یارب از درد دل ما کہ رساند یارب

ہمنشین جاتی خدا کا ذہن کیا کہتی ہین
صدمین سہتی ہین بڑی رنج بڑی سہتی ہین
ہاتہ سینی پہ ہی اور اشک بہی بہتی ہین
باتین کرتی ہین مجہی دیکہکی چپ رہتی ہین

میکنند دوست نہ تنہا ستم من ماتم
دارم آن درد کہ خون شد جگر دشمن ہم

ہر زن و کوچہ و گلشن مین ہی کسکا شیون
کیون خموش آیا ہی ایک پہول کو ایک سوسن
رکہکی سر زانو پہ کیون روتی ہین غنچۂ چمن
چاک ہی جیب ہر ایک کی ہی کسی لیی اپنا دامن

می کشد دست بجز دامن آزادی را
میزند کوہ بسر تیشۂ فرہادی را

کیون ہی بلبل کی مری سمت سے حسرت نگاہ
روح مجنون مجہی کہتی ہی کہ حافظ اسد
کیا ہی پروانہ مجہی دیکہ کی بہرتا ہی آہ
قبر فرہادسی سے شور کہ انا اسد

میزند باد صبا دم بہوا داری من
میرسد فرقۂ عشاق بغمخواری من

آج یہ جنت فردوس مین کیا نقشا ہی
مرحبا ورد زبان شجر طوبا سے
مژدہ ہر ایک کو ہر ایک بڑا دیتا ہی
خیر مقدم کسی کہتی ہین یہ کون آتا ہی

صاف کن صاف تو ہر منزل ایوان را
میرسد وسیدم این حکم چرا رضوان را

ہی یہ آرایش فردوس برین کسکی لیی
آج غلمان کرتی ہی سجدہ مین جبین کسکی لیی
چہڑکی جاتی ہی بہشتو کی زمین کسکی لیی
حورین کرتی ہین نثار اپنی تنین کسکی لیی

صدلب مینا رود و صحرا عدم آید بقصد
آید کسی نیست کہ گلزار ارم می رقصد

نہرین جاری ہین ہلوری کیا کوثر کا
سلسبیل آپ سی باہر ہوتی ہی کیا نقشا

جو کہ نسیم ہی لبریز روان بیدھی گیا
چشم نرگس لیے ہی آج یہ جنت ماوا

شاد و شادوست بہر سو نگران خلد برین
ایستادست چرا رقص کنان علیین

مضطرب از فرق آج ہی کیوں رب انام
کیوں نہ ہم آج کی ان تیغ ہی سبکو پیغام
بہشت جسکی سلامی میں ہوا اسلام
کیوں ہی اب آری بہشت کو یہ اتنیں کلام

میرسد مطلع انوار مبارک باشد
میرسد محرم اسرار مبارک باشد

یہی اندوہ یہی غم تھا یہی نقشا تھا
مسکن اپنا کبھو تھا شہر کبھی تھا صحرا
ہم نفس آہ تھی ہمدرد مرا تھا نالا
دفعتہ آ گئی صبا اور یہ پیغام دیا

گشت آن دستہ گل رونق بازار دگر
بوی گل رفت ہمین روز بگلزار دگر

ہونگی کہتی کہ ہمیں تو نہیں کچھ دلکیب
یہ چشم تر ابر بہاری سی تھی تھا سر سنگا
ملکنی تھی مجھی ہان آج نسیم صحرا
روکے کر اوسکو جو میں پوچھا تو یہ اوسنی کہا

میروم میروم ای یار بیازار ارم
بوی گل می برم امروز بگلزار ارم

راہ میں شہر میں گھر میں تجھی ملجای اگر
گو کہ دی ہوگی اوسی نالۂ دل کی یہ خبر
بلبل خستہ جگر اشک برو خاک بسر
پھر یہ کہتا تو اوسی میری طرفسی جا کر

داغ گل بر دل دیوانہ مبارک باشد
رخصت شمع بہ پروانہ مبارک باشد

یہ سخن سنتا سر راہ مجھی اوسنی کہا
ملکنی تو بھی اس جا پہ بہت خوب ہوا
فہم میں میری نہ آیا یہ معما اوسکا
کہدیا تجھسی میں پیغام نسیم صحرا

لیکن افسانهٔ این کار رسیدانم چیست
باعث این همه گفتار رسیدانم چیست

جسگھڑی پیک صبا سی مین پیغام سنا
سوچ کر ضبط کیا کچھ نہ کیا تجہ سے نہ کہا

سنتی ہی نالہ جانسوز جگر سی کھینچا
پنجہ کو دیکھ کی اتنا تو کیا مین شکوا

با من خستہ جگر آہ چہ کردی ظالم
با من خاک بسر آہ چہ کردی ظالم

مار اندوہ جدائی مجہی کیا تہوڑا تہا
صدمہ آگہ پائی مجہی کیا تہوڑا تہا

اور غم نالہ سرائی مجہی کیا تہوڑا تہا
گریہ اشک حنائی مجہی کیا تہوڑا تہا

در غم طرفہ گرفتار نمودی ای چرخ
بازی نو من زار نمودی ای چرخ

مالک مملکت عشق سبہوں کی اوستاد
امتحان تہا تجہی منظور اگر ای جلاد

حامل جور و جفا یعنی کہ مجنون و فرہاد
اس محل مین تجہی کرنا تہا بہلا انکو یاد

نہ بجا کردہ این کار تو بیجا کردی
خارج از حوصلۂ من من اینہا کردی

یہ تو وہ غم ہی کہ بہٹ جاے جگر پتہر کا
یہ وہ صدمہ ہی کہ جہو جاے کہیں تجکو ذرا

آب آتش ہو ہوا خاک ہو اگل ہو دریا
ٹکڑی ہو کر تو زمین مین بہری مارا مارا

نہ فرشتہ نہ پری گوہ نہ چرم بادم
بہ سر خود بہم این بار کہ آدم زادم

کوکہ اوس دم مین مرنا نہیں کچہ مشکل تہا
جمع ہو کر نہ کرین تجکو سب انگشت نما

ایک تشویش مین تہی تجکو بری ہم کی جا
خام تہا مر گیا یہ جو لو ہتا پا گیا

مشتم این خون جگر خوردن گریان بردن

منهم این عمر بسر کردن و حیران بودن

بندهٔ عشق ہوں انکھوں سی لگاؤں اوسکو
پردهٔ دل میں چھپاؤں نه دکھاؤں اوسکو
گر کوئی پوچھی تو ہرگز نه بتاؤں اوسکو
تا دم مرگ کسی پر نه جتاؤں اوسکو

نشنود کس بخدا ناله و افغانم را
کس نداند بجهان حال پریشانم را

اشک آنکا کبھو انکھوں سی نه نکلی باہر
اف نه نکلی کبھو ہو جای اگر چاک جگر
دل آتش نه وه سلگی تو بدن کی اندر
شدت درد میں سلوٹ نه ہو پیشانی پر

بر جهد آه جگر دوز چه امکان دارد
سر زند ناله جان سوز چه امکان دارد

کثرت ضعف سی آ جای اگر آنکھوں میں دم
حالت غش میں اگر چشم ہوں اشکیں بہم
پاؤں محکم کروں ایسی کہ نه ہل جای قدم
خواب سمجھوں کہوں اب سوتی ہیں آرام سی ہم

حرف افسوس نه آید بزبانم ہرگز
نام فریاد نگنجد بدہانم ہرگز

دل مضطر میں اگر جوش ہو بیتابی کا
نه گله درد سی ہو لب په نه غم کی شکوا
عین شدت میں کہوں شکر خدا شکر خدا
دیکھ یه طور مرا چاک ہو زهره تیرا ای فلک

حال جمعیت من دیده پریشان باشی
ضبط من بینی و پر کرده پشیمان باشی

ای فلک تو نی تو یه ظلم کیا میں سہا
داغ دل جسکو بڑی چاہ کر او نہیں دکھلاؤنگا
قیس و فرہاد کی آگی ہوا رتبه میرا
ہی یقین مجکو کہیں گی یہی چھاتی سی لگا

مرحبا غیرت ما در کشان و شته
مرحبا جرئت ما جان بلبان و شته

کون ساغم تھا کہ دنیا مین نہ کھایا ہمنی
زندگی مین کبھو آرام نہ پایا ہمنی

شہر ویران کیا بن دشت بسایا ہمنی
پر جو غم توں نی اوٹھایا نہ اوٹھایا ہمنی

آفرین باد بصبر دل دیوانۂ تو
سینۂ مردمک دیدہ شود خانۂ تو

کہہ کی یہ بات فلک سی تو مین مونہ پھیر لیا
پایا اہل عشق کا الفت کا نتیجہ دیکھا

بیٹھ کر گوشہ مین پھر کو مین یون سمجھایا
مین جو کہتا تھا وہی روبرو تیری آیا

بتمنای خود اول تو طلبکار شدی
بعذاب ابد آخر تو گرفتار شدی

یہ وہ صحرا ہی کہ مجنون کو نہ جیتا چھوڑا
یہ وہ دریا ہی نہ نکلا کبھو اسکا ڈوبا

یہ ہی وہ کوہ کہ فرہاد کا ماتھا پھوڑا
یہ وہ بن ہی کہ نہ آیا کبھو اسکا بھولا

اخگری ہست عجب آتش سوزان دارد
قطرۂ ہست کہ در جانب طوفان دارد

یہ بلا ہی وہ کہ چھٹتا نہیں اسکا پکڑا
یہ وہ کوچہ ہی کہ روتا ہی ہی اسکا ہنستا

یہ وہ فتنہ ہی کہ بنتا نہیں اسکا بگڑا
یہ وہ عالم ہی کہ مرتا ہی ہی اسکا جیتا

سلم کوشک او آمدہ چرخ اعلی
کرسی و عرش معلی سہ مقامش ادنی

یہ وہ آتش ہی کہ جو برق ہی شعلا اسکا
یہ ہی وہ خاک کہ خورشید ہی ذرا اسکا

یہ وہ پانی ہی کہ طوفان ہی لہوتا اسکا
یہ ہی وہ باد دم صور ہی جھوکا اسکا

وصف شور قیامت ز گلستان او
وسعت عالم لاہوت خیابان او

نیک و بد عشق کا سب جی سنایا تجکو
ہر گھڑی زیر و زبر اسکا سمجھایا تجکو

پر یقین میرا کوئی اک نہ آیا تجکو ۔ دیکھ قسمت نی وہی روز دکھایا تجکو

صبر کن صبر کہ جز صبر ترا سامان نیست
نقل مشنو کہ خود ساختہ را درمان نیست

پنجۂ غم میں بھلا تو ہی گرفتار کہ میں ۔ زیست سی اپنی بھلا تو ہوا بیزار کہ میں
تشنۂ خون کی اب تو ہی سزاوار کہ میں ۔ تو ہی رسوا سر کوچہ و بازار کہ میں

چون سر زلف پریشان منم اکنون کہ توئی
بستہ و خستہ و حیران منم اکنون کہ توئی

شبنم ہی تر آب گرشتہ دامان کسکا ۔ مثل گل چاک ہی بولو تو گریبان کسکا
مضطرب کون ہی بحال پریشان کسکا ۔ غمزدہ کون ہی اور نام ہی حیران کسکا

کیست حیرت زدہ و منتشری نوحہ گری
کیست شوریدہ سری کیست ز خود بیخبری

کون صحرا میں بھلا جا کی ہا کرتا ہی ۔ ڈال آغوش میں سر کون بکا کرتا ہی
کون ہر دم کف افسوس ملا کرتا ہی ۔ کون ہر مرتبہ دیوانہ بنا کرتا ہی

سخت آشفتہ و مجبور کدام است اکنون
سربسر خستہ و رنجور کدام است اکنون

زرد ہی ہوش فراموش بار کسی کہتی ہین ۔ اور مصیبت میں گرفتار کسی کہتی ہین
مردہ افسردہ و بیمار کسی کہتی ہین ۔ ناتوان کہتی ہین اور زار کسی کہتی ہین

نیک بد بہرہ و ناشاد و منیدانم کیست
کشتۂ خنجر بیداد و منیدانم کیست

سامنا آن کی فرحت خوشی نہی صفا کسکا ۔ رات بہر نالہ کمانسو نہی شیوا کسکا
مانگتا موت کا ہر دم ہی طریقا کسکا ۔ بیحیا کون ہی اور نام ہی رسوا کسکا

دولت درد گرا ما نہ شد یاد کرا
رتبۂ قیس گر امشب نشد یاد کرا

ہر گھڑی نالہ پہ ورد سی ہی کس کو ربط
طنز و تشنیع زن و مرد سی ہی کس کو ربط
عین گرنی میں غم سرو سی ہی کس کو ربط
اوسی کوچہ ہی اوسی گرد سی ہی کس کو ربط

کیست آباد کن گوشۂ تنہائی را
کیست برہم زن اسباب شکیبائی را

مرتعش کون ہی اب تیرے دیوانے کی طرح
کون گرد شمع گرتا ہی پروانے کی طرح
کون چکر میں پڑا رہتا ہی گرداب کی طرح
جان بلب کون ہی اب ماہی بی آب کی طرح

زیستی عشق بتان ...
منتظر و نوحہ گر و خستہ دل و خوار کہ ہست

تھک گیا میں تجھی سو مرتبہ سمجھا سمجھا
کیا کروں میں جو کہا میرے نہ تو نی مانا
کہ سنجا پر افسوس اس عشق کی کوچہ میں نجا
تو نی جیسا کیا اب ویسا ہی پایا

بی شک این قول بزرگان خطائی دارد
ہر عمل اجری و ہر کردہ جزائی دارد

بسمل زار کو بس حضرت سی کچھ کام نہ تھا
گل ہی بلبل ہی کہاں کون نسیم اور صبا
کہہ دیا کس نی سی اک دو بیت کی بات نہ تھا
اپنی نزدیک تو ہی کا جہان بسملا

کشتۂ خنجر تسلیم و رضائیم آخر
بخدا بودہ ایم اول بخدائیم آخر

الحمد للہ والمنہ از فضل ربنا ولی کتاب نوحۂ بسمل در شہر کانپور بہر یکبار از زیور طبع
در مطبع احمدی حاجی حرمین شیخ ولی محمد در ماہ رمضان المبارک ... ہجری